"نمکو"

لڑتی ہے مرے ساتھ تو ہمسائی کی طرح
تو بھی ہے بد زبان مری تائی کی طرح

اک تو ہی مرا یار تھا جاں سے عزیز تر
چبھنے لگا ہے تو بھی مرے بھائی کی طرح

ظاہر تو تیرا ٹھیک ہے یہ مانتا ہوں میں
باطن ترا خراب ہے حلوائی کی طرح

ملتا نہیں ہے ماپ کا اس کے کوئی بھی سوٹ
بڑھتا ہی روز جاتا ہے مہنگائی کی طرح

اک اک ذرا سی بات پہ لڑنے لگا ہے تو
تیرا مزاج گرم ہے جولائی کی طرح

رد عمل ہو کوئی تو اس ظلم کے خلاف
خاموش کیوں کھڑے ہو تماشائی کی طرح

چہرے بجھے بجھے سے تھے میک اپ کے بعد اب
پھر کھل اٹھے ہیں لالہ صحرائی کی طرح

جس نے کبھی بیرنگ بھی لکھا نہیں مجھے
رہتا ہے مری آنکھ میں بینائی کی طرح

ملتا نہیں ہے شہر میں تائب تیرا مکان
میں منہ اٹھائے پھرتا ہوں سودائی کی طرح